بحث زیارت قبور کے لیے سفر کرنا

عرس بزرگان اور زیارت قبور کے لیے سفر کرنا بھی جائز اور باعث ثواب ہے۔ دیوبندی وغیرہ اس کو بھی حرام کہتے ہیں۔اس لیے اس بحث کے بھی دو باب کیے جاتے ہیں۔ پہلے باب میں جواز کا ثبوت اور دوسرے میں اس پر اعتراضات وجوابات۔

پہلا باب
سفر عرس کے ثبوت میں

سفر کا حکم اس کے مقصد کی طرح ہے۔یعنی حرام کام کے لیے سفر کرنا حرام۔جائز کے لیے جائز اور سنت کے لیے سنت ،فرض کے لیے فرض۔ حج فرض کے لیے سفر بھی فرض ۔کبھی جہاد وتجارت کے لیے سفر سنت ہے کیونکہ یہ کام خود سنت ہیں۔ روضۂ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے سفر واجب ہیں کیونکہ یہ زیارت واجب۔ دوستوں کی ملاقات ،شادی ،ختنہ میں اہل قرابت کی شرکت ، اطباء سے علاج کرانے کے لیے سفر جائز کیونکہ یہ چیزیں خود جائز ہیں۔ چوری ڈکیتی کے لیے سفر حرام۔ کیونکہ یہ کام خود حرام ہیں۔غرضیکہ سفر کا حکم معلوم کرنا ہو تو اس کے مقصد کا حکم دیکھ لو۔عرس خاص زیارت قبر کا نام ہے اور زیارت قبر تو سنت لہٰذا اس کے لیے سفر بھی سنت ہی میں شمار ہوگا۔

قرآن کریم میں بہت سفر ثابت ہیں:

ومن یخرج من بیتہٖ مھاجرا الی اللہ ور سولہٖ ثم ید رکہ الموت فقد وقع اجرہٗ علی اللہo(النساء:۱۰۰)

ترجمہ: جو شخص اپنے گھر سے ہجرت کے لیے اللہ اور رسول کی طرف نکل گیا پھر اس کی موت آ گئی تو اس کا اجر عنداللہ ثابت ہو گیا۔

سفر ہجرت ثابت ہوا۔

لا یلف قریشo الفھم رحلۃ الشتآ ءِ والصیفo(قریش:۲)

ترجمہ: اس لیے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی کے دونوں سفروں میں۔

سفر تجارت ثابت ہوا۔

واذقال موسٰی لفتٰہ لآ ابرح حتّٰی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقباo (کہف:٦٠)

ترجمہ: اور یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ میں باز نہ رہوں گا جب تک کہ وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لیے گئے۔ مشائخ کی ملاقات کیلئے سفر کرنا ثابت ہوا۔

یٰبنی اذھبوا فتحسسو من یوسف واخیہ ولا تایسو من روح اللہ انہٗ لا یایس من روح اللہo (یوسف:٨٧)

ترجمہ: اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور ان کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرزندوں کو تلاش یوسف کے لیے حکم دیا۔ تلاش محبوب کے لیے سفر ثابت ہوا۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اذھبو بقمیصی ھٰذا فالقوہ علیٰ وجہ ابی یات بصیراo (یوسف:٩٣)

ترجمہ: میرا یہ کرتہ لے جاؤ۔ میرے باپ کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

علاج کے لیے سفر ثابت ہوا۔

فلما دخلوا علٰی یوسف اٰوٰی الیہo (یوسف:٩٩)

ترجمہ: پھر جب وہ سب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی۔

ملاقات فرزند کے لیے سفر ہوا۔ فرزندان یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے والد ماجد سے عرض کیا:

فارسل معنآ اخانا نکتل وانا لہٗ لحفظونo (یوسف:٦٢)

ترجمہ: ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں ہم غلہ لائیں گے اور اس کی ضرور حفاظت کریں گے۔

روزی حاصل کرنے کے لیے سفر ثابت ہوا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا۔

اذھب الیٰ فرعون انہٗ طغٰیo (طٰہٰ:٢٤)

ترجمہ: فرعون کی طرف جاؤ کیونکہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔

تبلیغ کے لیے سفر ثابت ہوا۔ مشکوٰۃ کتاب العلم میں ہے:

من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ o

ترجمہ: جو شخص تلاش علم میں نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

حدیث میں ہے:

اطلبوا العلم ولو کان بالصین o

ترجمہ: علم طلب کرو اگرچہ چین میں ہو۔

کریما میں ہے:

طلب کردن علم شد برتو فرض　　دگر واجب است از پیش قطع ارض

ترجمہ: ''علم کا طلب کرنا تجھ پر فرض ہے اس کے لیے بھی سفر ضروری ہے''۔

طلب علم کے لیے سفر ثابت ہوا۔ گلستان میں ہے۔

برو اندر جہاں تفریح کن!　　پیش ازاں روز کز جہاں بروی

ترجمہ: ''جاؤ دنیا کی سیر کرو مرنے سے پہلے'' سیر کے لیے سفر ثابت ہوا۔

قرآن مجید میں ہے:

قل سیرو افی الارض ثم انظر و اکیف کان عاقبۃ المکذبین o (انعام:۱۱)

ترجمہ: کفار سے فرمادو کہ زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ کفار کا کیا انجام ہوا۔

جن ملکوں پر عذاب الٰہی آیا۔ ان کو دیکھ کر عبرت پکڑنے کے لیے سفر ثابت ہوا۔

جب اس قدر سفر ثابت ہوئے تو مزارات اولیاء کی زیارت کے لیے سفر کرنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا یہ حضرات طبیب روحانی ہیں اور ان کے فیوض مختلف۔ ان کے مزارات پر پہنچنے سے شان الٰہی نظر آتی ہے۔ کہ اللہ والے بعد وفات بھی دنیا پر راج کرتے ہیں۔ اس سے ذوق عبادت پیدا ہوتا ہے۔ ان کے مزارات پر دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

شامی جلد اول بحث زیارت قبور میں ہے:

وھل تندب الرحلۃ لھا کما اعتید من الرحلۃ الٰی زیارۃ خلیل الرحمٰن و زیارۃ السید البدوی لم ارمن صرح بہٖ من ائمتنا ومنع منہ بعض الائمۃ الشافعیۃ قیاساعلٰی منع الرحلۃ بغیر

المسجد الثلٰث ورده الغزالی بوضوح الفرقo

ترجمہ: اورآیا زیارت قبور کے لئے سفر کرنا مستحب ہے جیسے کہ آج کل خلیل الرحمٰن اور سید بدوی علیہا الرحمۃ کی زیارت کے سفر کرنے کا رواج ہے۔ میں نے اپنے ائمہ میں سے کسی کی تصریح نہیں دیکھی۔ بعض شافی علماء نے منع کیا ہے تین مسجدوں کے سفر پر قیاس کر کے لیکن امام غزالی نے اس منع کی تردید کردی، فرق واضح فرمادیا۔

شامی میں اسی جگہ ہے:

واما الاولیآء فانهم متفاوتون فی القرب الی الله ونفع الزائرین بحسب معارفهم واسرارهمo

ترجمہ: لیکن اولیاء اللہ تقرب الی اللہ وزائرین کو نفع پہچانے میں مختلف ہیں۔ بقدر اپنے معارف و اسرار کے۔

مقدمہ شامی میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

انی لاتبرك بابی حنيفة واجیء الٰی قبرہٖ فاذاعرضت لی حاجة صليت ركعتين وسالت الله عند قبرہٖ فتقضیٰ سريعاo

ترجمہ: میں امام ابوحنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر آتا ہوں۔ اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس جا کر اللہ سے دعا کرتو ہوں تو جلد حاجت پوری ہوتی ہے۔

اس سے چند امور ثابت ہوئے: زیارت قبور کے لیے سفر کرنا، کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وطن فلسطین سے بغداد آتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے لیے، صاحب قبر سے برکت لینا، ان کی قبروں کے پاس جا کر دعا کرنا، صاحب قبر کو ذریعہ حاجت روائی جاننا۔ نیز زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر کرنا ضروری ہے۔

فتاوی رشیدیہ جلد اول کتاب الحظر والاباحۃ صفحہ ۵۹ میں ہے:

”زیارت بزرگان کے لیے سفر کر کے جانا علماء اہل سنت میں مختلف ہے، بعض درست کہتے ہیں اور بعض ناجائز، دونوں اہل سنت کے علماء ہیں مسئلہ مختلفہ ہے اس میں تکرار درست نہیں اور فیصلہ بھی ہم مقلدوں سے محال ہے۔“ رشید

احمد عفی عنہ۔

اب کسی دیوبندی کو حق نہیں کہ سفر عرس سے کسی کو منع کرے کیونکہ مولوی رشید احمد صاحب تکرار کو منع فرماتے ہیں اور اس کا فیصلہ نہیں فرما سکتے۔ عقل بھی چاہتی ہے کہ یہ سفر زیارت جائز ہو۔ اس لیے کہ ہم عرض کر چکے سفر کی حلت و حرمت اس کے مقصد سے معلوم ہوتی ہے اور سفر کا مقصد تو ہے زیارت قبر۔ اور یہ منع نہیں کیونکہ زیارت قبر کی اجازت مطلقاً ہے۔ **الا فزوروھا** تو سفر کیوں حرام ہوگا۔ نیز دینی و دنیاوی کاروبار کے لیے سفر کیا ہی جاتا ہے۔ یہ بھی ایک دینی کام کے لیے سفر ہے یہ کیوں حرام ہو؟

دوسرا باب

سفر عرس پر اعتراضات وجوابات

اعتراض ا: مشکوۃ باب المساجد میں ہے:

لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مسٰجد مسجد الحرام و المسجد الاقطی و مسجدی ھذاہ

ترجمہ: تین مسجدوں کے سوا اور کسی طرف سفر نہ کیا جاوے۔ مسجد بیت اللہ، مسجد بیت المقدس اور میری یہ مسجد۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے ان تین مسجدوں کے اور کسی طرف سفر جائز نہیں اور زیارت قبور بھی ان تینوں کے سوا ہے۔

جواب: اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ان تین مسجدوں میں نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ چنانچہ مسجد بیت الحرام میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر۔ بیت المقدس اور مدینہ پاک کی مسجد میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار کے برابر۔ لہٰذا ان مساجد میں یہ نیت کر کے دور سے آنا چونکہ فائدہ مند ہے، جائز ہے۔ لیکن کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ملتا ہے، محض لغو ہے اور ناجائز۔ کیونکہ ہر جگہ کی مسجد میں ثواب یکساں ہے جیسے بعض لوگ دہلی کی جامع مسجد میں جمعۃ الوداع پڑھنے کیلئے سفر کر کے جاتے ہیں، یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ناجائز ہے۔ تو سفر کرنا کسی مسجد کی طرف اور پھر زیادتی ثواب کی نیت سے منع ہوا۔ اگر حدیث کی یہ توجیہ نہ کی جاوے تو ہم پہلے باب میں بہت سے سفر قرآن سے ثابت کر چکے ہیں وہ سب حرام ہونگے۔ آج تجارت کے لیے، علم دین کے لیے دنیاوی

کاموں کے لیے صدہا قسم کے سفر کرتے ہیں۔وہ سب حرام ٹھہریں گے۔

چنانچہ اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات میں ہے:

وبعض از علماء گفتہ اند کہ سخن درمساجد است یعنی در مسجدے دیگر جزایں مساجد سفر جائز نہ باشد وامامواضع دیگر جز مساجد خارج از مفہوم ایں کلام است۔

ترجمہ: بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں کلام مسجدوں کے بارے میں ہے یعنی ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر جائز نہیں۔مسجد کے علاوہ اور مقامات وہ اس کلام کے مفہوم سے خارج ہیں۔

مرقات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے ماتحت ہے:

فی شرح المسلم للنووی قال ابو محمد یحرم شد الرحل الٰی غیر الثلثة وھو غلط وفی الاحیاء ذھب بعض العلماء الی الاستدلال بہٖ علی المنع من الرحلة لزیارة المشاھد وقبور العلماء والصلحین وما تبین لی ان الامر کذالك بل الزریاة مامور بھا لخبر الا فزوروھا انما ورد نھیا عن الشد لغیر الثلثة من المساجد لتما ثلھا و اما المشاھد فلا تساوی بل برکة زیارتھا علٰی قدر درجاتھم عند اللہ ھل یمنع ھٰذا القائل عن شد الرحلق بقبور الانبیاء کابراھیم و موسٰی و یحیٰی والمنع من ذٰلك فی غایة الا حالة والاولیاء فی معناھم فلا یبعد ان یکون ذٰلك من اغراض الرحلة کما ان زیارة العلماء فی الحیوٰةo

ترجمہ: نووی کی شرح مسلم میں ہے کہ ابو محمد نے فرمایا کہ سوا ان تین مساجد کے اور طرف سفر کرنا حرام ہے مگر یہ محض غلط ہے،احیاء العلوم میں ہے کہ بعض علماء متبرک مقامات اور قبور علماء کی زیارت کیلئے سفر کرنے کو منع کرتے ہیں جو مجھ کو تحقیق ہوئی وہ یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ زیارت قبور کا حکم ہے۔اس حدیث کی وجہ سے کہ **الا فزوروھا** ان مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنے سے اس لیے منع فرمایا گیا ہے کہ تمام مسجدیں یکساں ہیں لیکن مقامات متبرکہ یہ برابر نہیں بلکہ ان کی برکات بقدر درجات ہیں۔کیا یہ مانع انبیائے کرام کی قبور کے سفر سے بھی منع کریگا۔جیسے حضرت ابراہیم وموسیٰ و یحییٰ علیہم السلام۔اس سے منع کرنا سخت دشوار ہے اور اولیاء اللہ بھی انبیاء کے حکم میں ہیں پس کیا بعید ہے کہ ان کی طرف سفر کرنے میں بھی

کوئی خاص غرض ہو۔جیسا کہ علماء کی زندگی میں ان کی زیارت کرنا۔

اسی مشکوٰۃ کتاب الجہاد فی فضائلہ میں ہے:

لا ترکب البحر الا حاجا اومعتمرا اوغازیا فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا او تحت النار بحرا ٥

ترجمہ: دریا میں سوار نہ ہومگر حاجی یا غازی یا عمرہ کرنیوالا کہ سمندر کے نیچے آگ ہے یا آگ کے نیچے سمندر ہے۔

کہیے کیا سوائے ان تینوں کے اوروں کو سفر دریا حرام ہے۔غرضیکہ حدیث کا وہی مطلب ہے جو کہ ہم نے عرض کردیا۔ورنہ دنیا کی زندگی مشکل ہوجاوے گی۔

اعتراض۲: اللہ ہر جگہ ہے اس کی رحمت ہر جگہ۔پھر کسی چیز کو ڈھونڈنے کے لیے اولیاء کے مزاروں پر سفر کرکے جاتے ہیں دینے والا رب ہے وہ ہر جگہ ہے۔

جواب: اولیاءاللہ رحمت رب کے دروازے ہیں۔رحمت دروازوں ہی سے ملتی ہے ریل اپنی پوری لائن سے گزرتی ہے مگر اس کو حاصل کرنے کے لیے اسٹیشن پر جانا ہوتا ہے۔اگر اور جگہ لائن پر کھڑے ہوگئے تو ریل گزرے گی تو سہی مگر تم کو نہ ملے گی۔آج دنیاوی مقاصد،نوکری،تجارت وغیرہ کیلئے سفر کیوں کرتے ہو۔خدا رازق ہے وہ ہر جگہ دے گا۔طبیب کے پاس بیمار سفر کیوں کرکے آتے ہیں خدا شافی الامراض ہے اور وہ تو ہر جگہ ہے آب وہوا بدلنے کے لیے پہاڑ اور کشمیر کا سفر کیوں کرتے ہو،وہاں کی آب وہوا تو تندرستی کو مفید ہو لیکن اولیاء کے مقامات کی آب وہوا ایمان کو مفید نہ ہو۔رب نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کیوں بھجا؟ وہ سب کچھ ان کو یہاں ہی دے سکتا تھا۔قرآن کریم میں ہے۔**ھنا لک دعاز کریا ربہٗ** (آل عمران:۳۸) معلوم ہوا کہ زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مریم کے پاس کھڑے ہوکر بچے کے لیے دعا کی یعنی دلیہ کے پاس دعا کرنا باعث قبول ہے۔معلوم ہوا کہ قبور اولیاء کے پاس دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

اعتراض۳: جس درخت کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی لوگوں نے اس کو زیارت گاہ بنا لیا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے اس کو کٹوادیا تو قبور اولیاء کو زیارت گاہ بنانا فعل عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے۔

جواب: یہ محض غلط ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کو ہرگز نہیں کٹوایا،بلکہ وہ اصل درخت قدرتی طور

پر لوگوں کی نگاہوں سے غائب ہو گیا تھا۔اور لوگوں نے اس کے دھوکے میں دوسرے درخت کی زیارت شروع کر دی تھی۔اس غلطی سے بچانے کے لیے فاروق اعظم نے اس دوسرے درخت کو کٹوایا۔اگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ برکات کی زیارت کے مخالف ہوتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال مبارک تہبند شریف اور قبر انور سب ہی تو زیارت گاہ بنی ہوئی تھیں،ان کو کیوں باقی رہنے دیا۔مسلم جلد دوم کتاب الامارت باب بیان بیعت الرضوان،بخاری جلد دوم باب غزوۃ الحدیبیہ میں ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

كان ابى ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم عندالشجرة قال فانطلقنا فى قابل حاجين فخفى علينا مكانهاo

ترجمہ: میرے والد بھی ان میں سے ہیں جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخت کے پاس بیعت کی تھی۔انہوں نے فرمایا کہ ہم سال آئندہ حج کے لیے گئے تو اس کی جگہ ہم پر مخفی ہو گئی۔

بخاری میں ہے:

فلما خرجنا من العام المقبل نسينا ها فلم نقدرعليهاo

ترجمہ: پس جبکہ ہم سال آئندہ گئے تو اس کو بھول گئے اور اس کو نہ پا سکے۔

پھر یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم نے اصل درخت کو کٹوا دیا۔